آئین و قانون کے رکھوالوں کے سامنے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔لیکن افسوس صد افسوس کہ کسی ایک بھی عالم دین کے قاتل کو سولی پر چڑھانا تو درکنار ہتھکڑی تک ڈالنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی گئی۔آج ہم ایک اور عالم دین کی شہادت پر آنسو بہا رہے ہیں۔ دارالعلوم تقویٰ مسجد نوشہرہ کے صوفی منش مہتمم شیخ الحدیث،تبلیغی جماعت کے سرکردہ رکن، بے آب و گیاہ کنہ خیل گاؤں کے مرنجاں مرنج عالم دین حضرت مولانا امیر حمزہ صاحب کو بروز جمعہ ۲۷ مارچ ۲۰۱۵ء کو بعد نماز مغرب اپنے گھر کے دروازے کے سامنے کسی ظالم شقی القلب، ناعاقبت اندیش نے بے دردی سے قتل کر دیا۔اِنا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

کتنی مشکل زندگی ہے کس قدر آساں ہے موت
گلشن ہستی میں مانند نسیم ارزاں ہے موت

کسی عالم دین کے ساتھ دشمنی وہی کر سکتا ہے جو اپنے بد انجام کا طلب گار ہو۔مرحوم کو تو اللہ تعالیٰ نے شہادت کی خلعت سے نواز کر اعلیٰ منصب پر فائز کر دیا تاہم انکے تلامذہ، پسماندگان اور پوری علمی دنیا کیلئے انکی رحلت بہت بڑا خسارہ ہے۔آپ کا نماز جنازہ اگلے روز ۲۸ مارچ کو ۱۱ بجے آبائی گاؤں میں مولانا حبیب الحق المعروف شوہ مولوی صاحب نے پڑھایا جس میں ہزاروں کی تعداد میں علماء، طلباء، صلحاء نے شرکت کیں۔احقر نے نماز جنازہ سے قبل تعزیتی خطاب میں انکے تبلیغی اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی۔پھر مولانا حامد الحق نے انکی مجاہدانہ زندگی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔حضرت مولانا عبدالحلیم دیر بابا اور حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب نے انکے فرزندوں مولانا قاری محمد بلال اور مولانا مفتی عادل کی دستار بندی کروائی۔

آخری ملاقات: خانوادہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کیساتھ آپ کا تعلق ہمیشہ مشفقانہ بلکہ عقیدتمندانہ رہا۔ سیاسی میدان میں الیکشن کے معرکوں کے دوران وہ ہمیشہ ہمارا بھرپور ساتھ دیتے رہیں۔ جب بھی ہم ملاقات کیلئے جاتے تو اپنا مسند چھوڑ کر ہمیں بٹھا دیتے تھے۔ بازار سے تواضع کیلئے جو کچھ ملتا وہ سب کچھ لا کر سامنے رکھ دیتے تھے۔وفات سے ایک ماہ قبل احقر دارالعلوم حقانیہ کی نئی زیر تعمیر مسجد کیلئے اہل خیر تعاون دلانے کے سلسلہ میں حاضر ہوا تو بڑی آؤ بھگت فرمائی اور کہا کہ آج کل دکانداروں کی مندی ہے۔لہٰذا طے یہ ہوا کہ ڈیڑھ دو ماہ کے بعد انشاء اللہ پورے نوشہرہ میں بھرپور مشن چلائیں گے۔ہمیں کیا پتہ تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے؟

اوصاف: آپ سادگی، بے نفسی اور تواضع کے عجیب نمونہ تھے۔کتاب اور مطالعہ سے حد درجہ لگاؤ تھا اپنے تلامذہ کو بھی کتب بینی کی تلقین کرتے اور فرماتے کہ اتنا مطالعہ کرو کہ تمہیں اس کا روگ پڑ جائے۔ اُنکی ظاہری ہیبت سے پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ ایک بڑے عالم دین اور مدرسے کے مہتمم ہیں۔ایسا لگتا تھا

کہ کوئی دیہاتی کسان ہے۔ آپکی مختصر سوانح حیات یوں ہے۔

پیدائش اور طالب علمی: ۱۹۵۵ء میں علاقہ خٹک کے پہاڑی گاؤں کنہ خیل میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم نوشہرہ کینٹ کے نمبرا اسکول میں پائی۔۱۹۷۳ء میں نوشہرہ گورنمنٹ ڈگری کالج سے ایف ایس سی اعلیٰ نمبرات سے پاس کیا۔ اس زمانے میں آپکے ایک بھائی جرمنی میں مقیم تھے جنہوں نے اپنے اس بھائی کو میڈیکل کی تعلیم دلانے کیلئے وہاں بلایا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں کسی اور میدان کیلئے چنا تھا۔ اپنی زندگی میں انقلابی تبدیلی کے متعلق خود وہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے کہہ رہا ہے، حمزہ اُٹھو تو بڑا عالم دین بنے گا بس اس خواب نے آپ کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ تبلیغی جماعت میں سہ روزہ لگانے کے بعد پہلے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی جس کے بعد مدرسہ عربیہ رائے ونڈ میں درس نظامی کیلئے داخلہ لیا۔ جہاں حضرت مولانا احسان صاحب، حضرت مولانا جمشید صاحبؒ اور حضرت مولانا ظاہر شاہ صاحبؒ سے کسب فیض پایا۔ موقوف علیہ تک تمام درجات رائے ونڈ مرکز کے نورانی ماحول میں پڑھیں۔ مولانا جمشید صاحب آپ کے مجاہدے، سادگی اور تواضع دیکھ کر کہتے تھے کہ ان جیسا شاگرد ہم نے نہیں دیکھا۔ مرکز کے ہر خدمت میں آپ پیش پیش ہوتے۔ سینکڑوں روٹیاں تندور پر پکانے کا مشکل کام ہو یا درجنوں بیت الخلاؤں کی صفائی کا مرحلہ ہو، ہر کام میں آپ سرفہرست ہوتے۔ اسباق میں پابندی اس حد تک رہی کہ سخت بخار کی حالت میں بھی کبھی ناغہ نہ کیا۔ ایک دفعہ رائے ونڈ میں مولانا موسیٰ روحانی بازی طلباء سے تقریری امتحان لینے کیلئے تشریف لائے تھے تو ان سے کافیہ میں سوالات کیے جن کے جوابات موصوف نے کافیہ کتاب بند کر کے اپنی یادداشت سے دیے، اس پر مولانا روحانی حد درجے خوش ہوئے اور انہیں ۱۰ روپیہ انعام سے نوازا۔

حقانیہ سے کسب فیض اور فراغت: معقولات اور درجہ تکمیل کیلئے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ کا انتخاب کیا۔ آپ خود اکثر فرماتے کہ دارالعلوم حقانیہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ مجھے پڑھتے ہوئے دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار فرماتے اور کہتے کہ خٹک قوم کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بھی ایک عالم دین پیدا فرمایا۔ فن تجوید قرآن میں استاد القراء قاری عبدالرحمٰن ڈیروی سے جامع مدنیہ لاہور میں استفادہ کیا۔ دورۂ حدیث شریف جامع خیر المدارس ملتان سے کیا۔ تفسیر میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے ہاں سے خوشہ چینی کی، ایک دفعہ دوران درس طلبہ سے مولانا صفدر نے الفیہ کے ایک شعر کے بارے میں پوچھا تو تمام طلبہ میں صرف انہوں نے جواب میں